(جنرل حمید گل کا خطاب)

دار العلوم حقانیہ کی علمی، سیاسی خدمات اور علماءٔ کا مستقبل

۳ جون کو معروف جہادی کمانڈر اور جہاد افغانستان کے معروف سپہ سالار، تحریک طالبان کے بڑے حامی، ملک کے ممتاز مفکر، دانشور اور آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جناب جنرل (ر) حمید گل دار العلوم حقانیہ تشریف لائے۔ آپ نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے انکی رہائش گاہ پر تفصیلی ملاقات کی جس میں تحریک طالبان، افغانستان پر عائد امریکی پابندیوں اور پاکستان کی سیاسی صورتحال اور دیگر عالمی مسائل زیر بحث آئے۔ آپ نے جامعہ مسجد میں بعد از نماز مغرب طلباءٔ، علماءٔ اور عوام کے ایک عظیم اجتماع سے مفصل خطاب فرمایا۔ اس تفصیلی خطاب کی تلخیص ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے قارئین الحق کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ .... ادارہ

معزز علماء اور طلباء کرام!

دار العلوم حقانیہ میں آکر مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں دار العلوم کی حاضری کو بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں چونکہ پوری دنیا میں اس دار العلوم کا ایک منفرد مقام ہے اس لئے کہ یہ علم و جہاد کی سب سے بڑی روحانی اکیڈمی ہے۔ یہاں فکری ٹریننگ دی جاتی ہے۔ ٹریننگ سے مراد وہ نہیں ہے جو مغرب والے سمجھتے ہیں کہ یہ مدارس میں فوجی ٹریننگ دے رہے ہیں۔ جہاد کی جو ٹریننگ ہے وہ اصل میں اللہ کے ساتھ تعلق کو قائم کرنا ہے۔ دشمن کے جبر کے خلاف جدوجہد کرنا بھی جہاد ہے اور نفس کے خلاف جدوجہد کرنا بھی جہاد کہلاتا ہے۔

ہمارے دنیاوی معاملات تقریباً ٹھیک ہیں لیکن اس سے بڑھ کر کوئی اور چیز ہے تو وہ ہمارا اللہ کے ساتھ تعلق ہے اور جب وہ تعلق قائم ہو جاتا ہے تو وہ مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے پھر انسان ہر قربانی کے لئے تیار رہتا ہے۔ یہ ہے وہ جذبہ جو یہ ادارہ آپ کو دے رہا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے جو چھوٹا سا پودا آج سے ۵۳ برس پہلے لگایا تھا آج خدا کے

فضل و کرم سے وہ ایک بہت بڑا تناور، توانا اور مضبوط درخت بن چکا ہے اسکی پھلوں کی لذت سے پوری دنیا آشنا ہو رہی ہے ملت اسلامیہ کا سر فخر سے بلند ہو رہا ہے۔ اور جو دشمن ہیں ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کے وہ اس سے خائف ہو گئے ہیں ورنہ یہاں کیا ہے؟ جو یہ مغرب والے اس حقانیہ سے ڈرتے ہیں۔ یہاں اسلحہ اور جنگی تربیت نہیں دی جاتی تو پھر وہ کیوں خائف ہیں؟ امریکہ، برطانیہ، روس اور خود پاکستان کے اندر جو سیکولر طبقات ہیں وہ بھی ان مدارس سے خائف ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مدارس کو بند کر دو یہاں پر "دہشت گردی" کی تربیت دی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ لیکن یہ سب منفی پروپیگنڈہ ہے۔ مدارس کا نظام دنیا کے اندر ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ الحاد، کفر ظلم و جبر کا دور انشاء اللہ جہاد کے ذریعہ ختم ہو گا اور ہو رہا ہے۔ اور اسکو کوئی روک نہیں سکتا یہ تاریخ کا فیصلہ ہے کرنے دیں ان کو جو کرنا چاہتے ہیں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ کا امر آچکا ہے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو کوئی اسکو روک نہیں سکتا لیکن میں صرف ایک ہی سوال ان سے کیا کرتا ہوں کہ تم خوف زدہ کیوں ہو؟ تم دراصل اپنے اعمال بد سے خوفزدہ ہو۔ پاکستان کا حال ہی دیکھ لیں پاکستان میں حکومت تو میرے جیسے لوگوں کی تھی اگرچہ میں نے اپنا رویہ بدل لیا لیکن بہر حال میرے جیسے وہ لوگ جن کی انگریزی تعلیم تھی جو انگریز کے دانش سے مرعوب تھے جنکی آنکھیں چکا چوند ہو گئی تھیں۔ مغرب کی عقلمندی سے وہ کیوں ناکام ہو گئے؟ ہم تو نہیں کہتے تم نہ یہ خلا کیوں چھوڑا؟ تمہیں خوفزدہ ہونا چاہیے اپنے برے اعمال سے سارا عالم کفر خوفزدہ ہے اس لئے کہ وہ ظلم کر رہا ہے۔ امریکہ، اسرائیل، بھارت، روس نے ظلم کیا ہے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ اور جہاد ظلم کو روکنے کا نام ہے۔ ان کے پاس ہتھیار ہیں، طاقت ہے، دولت ہے، انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ ہیں۔ لیکن تمہارے پاس عقیدہ کیا ہے؟ اس کی ہم سے کچھ بات کرو، تمہارا فلسفہ زندگی کیا ہے؟ ظلم اور نفرت کے اوپر جو فلسفہ ہوتا ہے وہ کوئی فلسفہ نہیں ہوتا، اللہ کا آفاقی فلسفہ ظلم کے مخالف ہے۔ محبت اور انسانیت کے اکرام کا فلسفہ ہے۔ وہ غریب اور امیر کی طاقت مساوی اور ساری اونچ نیچ کو مٹانے کا فلسفہ ہے۔ اور جہاد اس کے مقابلے میں نبرد آزما ہونے کا نام ہے۔ مغرب کا فلسفہ سچائی سے عاری ہے۔ اور جس سے آپ منسلک ہیں یہ آفاقی فلسفہ ہے۔ ابھی چند دن پہلے کلنٹن پاکستان آئے

تھے انہوں نے یہی مطالبہ کیا کہ جہاد کو روکو۔ اگر انگریزی اخبار کو پڑھیں تو روزانہ اسکے اندر دو مضامین ہوتے ہیں جسکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جہاد کو ختم کرو۔ وہ جہاد سے لرز رہے ہیں۔ اور انکو لرزنا چاہیے۔ یہ اپنے ظلم کو روکیں، مسلمان تو ظالم کے ساتھ بھی احسان کرتا ہے۔ دیکھیں یہ بڑی خوبی ہے اسکا اندر ظالم کا ہاتھ روک کر ظلم سے اسکو منع کرتے ہیں تو دراصل آپ اسکے اوپر احسان کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے اپنے معاشرے کے اوپر ظلم کر رہا ہے چنانچہ جہاد ظلم کے خلاف آواز حق بلند کرنے اور ظالم کا ہاتھ پکڑ لینے کا نام ہے اور یہ ہمارا حق ہے اسکو تسلیم کیا گیا ہے پوری انسانیت نے اسکو تسلیم کیا ہے۔ (Charter of United Nation) اقوام متحدہ نے بھی اسکو تسلیم کیا ہے ہم جب اسکے اندر صرف جہاد کی بات کرتے ہیں تو اس میں اللہ کے حکم کی چاشنی ڈالتے ہیں۔ ورنہ قومیں اور بھی لڑتی ہیں اپنی آزادی کے لئے وہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اسلام سے تعلق رکھنے والی قومیں ہوں لیکن یہ جو فرق ہے کہ جہاد اللہ کے لئے کیا جاتا ہے اسکی رضا اور خوشنودی اور انسانیت کی بہتری کیلئے کیا جاتا ہے آج انکو ہماری نیوکلئیر صلاحیت سے اتنا گلہ نہیں ہے اور ہم جو دیگر معاملات کر رہے ہیں انکو اسکی بھی شکایت نہیں ہے، اگر شکایت ہے تو صرف جہاد سے ہے وہ کہتے ہیں کہ تم جہاد کا نام نہ لو جہاد سے ہمیں خوف آتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے ماں باپ کون ہیں؟ تم ہمیں بنیاد پرست کہتے ہو الحمد للہ ہمارا عقیدہ ہے ہمارے ماں باپ ہیں لیکن تم بتاؤ کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ ہماری بنیاد اور شناخت قرآن و حدیث اور سنت رسولؐ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی عمارت بغیر بنیاد کے نہیں بنتی ہے۔ کیا ہوا میں کوئی عمارت معلق کر سکتا ہے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں۔ آج الحمد للہ جذبہ جہاد مسلمانوں کے اندر زندہ ہو گیا ہے اس لئے کفری طاقتیں خوفزدہ ہیں ورنہ یہ مدارس تو پہلے بھی تھے، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج تو ہم پہلے بھی ادا کرتے تھے۔ آج تم ہم سے کیوں خائف ہو تو اصل بات یہ ہے کہ آج جذبہ جہاد زندہ ہو گیا ہے یہ ظلم کا راستہ روکنے کے لئے صف بستہ ہو گئے۔ لیکن آج ہم اس مقام پر آ گئے ہیں کہ ہم ان طاقتوں کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ تم ہمارا مقابلہ کرو جذبہ دشمنی کے ساتھ، اپنی توپوں اور ٹینکوں کے ساتھ ہم آپکا مقابلہ جذبہ ایمانی سے کریں گے اور ہم اپنی زندگی کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔ جذبہ جہاد

کے ساتھ، شوق سعادت کے ساتھ۔ تمہاری تمام زندگی آسائشوں کے ساتھ ہے اور ہم نئی زندگی کو اللہ کی راہ میں ایسے قربان کر دیتے ہیں جیسے کوئی اپنی معمولی سی چیز لٹا دیتے ہیں۔ تم موت سے ڈرتے ہو اور ہم موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں اور جب موت آتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس کی راہ میں زندگی چلی گئی ہے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

محترم طلباء کرام!

آپ اپنے اندر یقین و محکم پیدا کرلیں آپ وہ لوگ ہیں کہ اب آپ کا دور آنے والا ہے لیکن آپ کو ابھی سے آدابِ حکمرانی اور رموز مملکت سیکھنے ہونگے۔ میں آپ کے اساتذہ کی موجودگی میں یہ بات کرتا ہوں کہ ابھی آپ کو آدابِ حکمرانی سے آشنائی پیدا کرنی ہوگی۔ ہم نے دیکھ لیا کہ جہاد ایک بار پھر لبنان میں کتنا کامیاب ہوا ہے۔ حال ہی میں یہاں اس کا چرچا نہیں کیا گیا لیکن اسکا ذکر کرنا بہت ضروری ہے۔ ابھی جنوبی لبنان سے آپکو پتہ ہے کہ اسرائیل ۲۲ سالہ قبضے کے بعد پسپائی اختیار کر کہ مار کھا کے بھاگ گیا۔ یاسر عرفات کی سیکولر حکومت تھی اس نے بہت دہشت گردی کی جہاد نہیں کیا۔ بہت اس نے دنیا کے اندر فساد پھیلایا۔ لیکن بالآخر جھک گیا اور اسرائیل کے ساتھ ذلت پر مبنی معاہدہ کیا۔ لیکن حزب اللہ والے جو جہاد کر رہے ہیں انہوں نے بالآخر اسرائیل کو نکال باہر کیا تو جہاد کے نتیجے میں اسرائیل رسوا ہوا۔ روس نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اور مغرب کی حمایت سے چیچنیا پر یلغار کی۔ چیچن عوام کا کیا بگاڑ لیا۔ ٹھیک ہے انکو بہت نقصان اٹھانا پڑا لیکن وہ تو مجاہد ہیں ۳۰۰ سو سال سے روس کے خلاف جہاد کر رہے ہیں۔ ابھی آپ نے دیکھ لیا کہ ان پر مصیبت آگئی ہے اور پھر روسی صدر کو دوبارہ افغانستان یاد آیا ہے کیونکہ انکو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کریں۔ افغانستان اگر مستحکم رہا طالبان اگر موجود رہے تو ان کی حاکمیت خطرے میں پڑ جائے گی۔ بھائی تم اپنے گھر کو سنبھالو طالبان کے پاس تو دو وقت کی روٹی بھی پوری طرح میسر نہیں۔ تمہارے پاس اسلحہ ہے، سب تمہارے سیارے خلاء میں پھر رہے ہیں، تمہارے پاس بہت بڑے ہتھیار ہیں سب کچھ تو ہے تمہارے پاس تو پھر ان سے کیوں ڈرتے ہو۔ لیکن تم ان سے نہیں ڈرتے ہو تمہارے اندر

جو کمزوریاں ہیں، تم ان سے ڈرتے ہو تمہیں پتہ ہے کہ ان کا نظریہ کیا ہے اور وہ چھا جائے گا یہ غریب ضرور ہیں' یہ فاقہ کش ہیں' یہ زمین کے اوپر چٹائیوں پر بیٹھنے والے ہیں، لیکن ان کا پیغام بہت طاقتور ہے' اسکے اندر بہت افادیت ہے۔ اور اس سے تم خائف ہو۔ چنانچہ روسی صدر اعلانات کرتے ہیں کہ افغانستان پر دوبارہ حملہ کرینگے۔ میں کہتا ہوں کہ کرو حملہ ایک دفعہ اور مزہ چکھ لو' لگتا ہے کہ تم پہلا مزہ بھول گئے ہو۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ حملہ نہیں کریگا یہ ساری جعل سازی ہے' یہ سارا بہانہ ہے۔ دراصل وسط ایشیاء کی جو ریاستیں ہیں وہاں پر انہوں نے ایک معاہد روس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ انکی اپنی فوجیں نہیں ہیں تو یہ معاہدہ کیا ہے کہ اگر باہر سے کوئی خطرہ پیدا ہو گا تو پھر روس وہاں پر آئے گا۔ میں جہاد کی اس بڑی علمی وروحانی اکیڈیمی میں کھڑے ہو کر یہ کہنا اور بتانا چاہتا ہوں کہ وسط ایشیاء کی آزاد ریاستوں کے سربراہان کو کہ یہ ساری چل بازی ہے تمہاری خود مختاری حاکمیت اعلیٰ کو غصب کرنے کی تاکہ وہ دوبارہ اسکے اندر آجائیں اسکو بہانا بنایا جارہا ہے۔ تم بے وقوف لوگ ہو تمہیں بغیر کسی جدوجہد کے افغانی قوم اور مجاہدین کے خون کے صلے میں انکی شہادتوں کے صلے میں تمہیں آزادی نصیب ہو گئی تم ابھی آزادی کا دفاع نہیں کر پا رہے ہو' تم سمجھو اس حقیقت کو کہ یہ تمہیں مفت میں ملی ہے' لیکن تم اسکے اوپر اکڑ رہے ہو۔ طالبان سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیے ۔روس نے تمہیں ۲۰۰ سال قید رکھا اور تم سمجھتے ہو کہ روس تمہارا دوست ہے اور افغانستان تمہارا دشمن ہے طالبان تمہارے دشمن ہیں یہ تو مسلمانوں کی ریاستیں تھیں تمہیں تو پتہ بھی نہیں تھا کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہاری منزل کیا ہے؟ اچانک جب افغانستان کا جہاد کامیاب ہوا تو وہاں پندرہ ریاستوں کو آزادی مل گئی۔ تو آپ کو جس نے ۲۰۰ سال غلام بنائے رکھا تھا۔ آپ سے عقیدہ دین سب کچھ چھین لیا تھا۔ اب تم اس پر بھروسہ کرتے ہو۔ تم میں اگر کوئی عقل ہے' کوئی شعور ہے تو تم طالبان کی اسلامی حکومت کو تسلیم کرو۔ تمہارے لئے یہی بہتر اور نجات کا راستہ ہے تاکہ تسلیم کرنے کے بعد روس کو پتہ چل جائے کہ ہمیں موقعہ نہیں ملے گا۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں جتنا دباؤ اہر سے پڑے گا تو افغان قوم کے اندر اتحاد پیدا ہو گا۔ اور جب یہ حالت جنگ میں ہوتے ہیں تو اسی وقت انکے اندر امن ہوتا ہے۔ لہذا آپ فکر نہ کریں اگر روس نے حملہ کیا تو اور دروازے کھل

جائیں گے۔ اسی طریقے سے کشمیر میں جہاد جاری ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے وہ بھی آگے بڑھ رہا ہے اور اسکے لئے بھی ہم کوششیں کر رہے ہیں۔ ایک جہاد ایک دہلیز پر ہے اور دوسرا جہاد دوسری دہلیز پر۔ ہم کتنے خوش قسمت لوگ ہیں ہم سے پہلے جو نسلیں تھیں انکے وقت کوئی جہاد نہیں تھا وہ بیچارے ۵ صدیوں تک جہاد کے لئے ترستے رہے۔ ۵ صدیوں تک کوئی جہاد نہیں تھا کتنے خوش قسمت ہیں ہم کہ ہمارے ارد گرد جہاد ہو رہا ہے۔

پاکستان کے مسائل کے بارے میں یقیناً آپ بہت پریشان ہونگے کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے یہ ایک مصنوعی الحاق ہے فوجی حکومت کا سیکولر قوتوں کے ساتھ یہ غیر فطری الحاق ہے یہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا۔ اس لئے کہ یہ سیکولر قوتیں تو فوج کی مخالف ہیں انہوں نے تو ہمیشہ مخالفت کی ہے۔ نیوکلئیر صلاحیت کی یہ مخالفت کرتے ہیں، جہاد کشمیر اور جہاد افغانستان کی یہ مخالفت کرتے ہیں، طالبان کی یہ مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن آپ صبر کریں، انتظار کریں بلکہ حوصلہ سے کام لیں اور اپنے آپ کو تیار بھی کریں وہ وقت دور نہیں ہے کہ پاکستان کا اصلی راستہ متعین ہو جائے گا متعین تو ہو چکا ہے لیکن ابھی واضح نہیں ہو رہا۔ لیکن عنقریب ان شاء اللہ یہ واضح ہو جائیگا نہ امریکہ کی چال بازیاں کام آئیں گی اور نہ ہمارا مغرب زدہ دانشور طبقہ کامیاب ہو گا۔ آنے والا دور بڑا اچھا دور ہو گا۔ اور یہ مجاہدین کا دور ہو گا۔ مخلص لوگوں اور اسلام سے محبت کرنے والے لوگوں کا دور ہو گا۔ میں آپ کو اس ادارے حقانیہ سے منسلک ہونے پر پھر مبارک دیتا ہوں پھر آپ اس زمانے سے منسلک ہے، اس ملک سے منسلک ہیں جسکے اندر بہت تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جہاد کے حوالے سے دین کے احیاء کے حوالے سے اور خاص کر نوجوانوں کے جذبہ جہاد کے حوالے سے جس کی سے وجہ دنیا میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ و آخر دعوانا الحمدلله رب العالمين

()()()

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں